پیامِ رشادی
PAYAM -E- RASHADI

مولانا غیاث احمد رشادی
مرکزی صدر صفا بیت المال انڈیا
Maulana Gayas Ahmed Rashadi
Centeral President Safa Baitul Maal India

Payam-E-Rashadi payaamerashadi.org info@payaamerashadi.org 8328551772

عنوان: غم والم کے مواقع پر آفاقی کلام کے ذریعہ تسلی

الحمدلله رب العلمین و الصلوة والسلام علی سید المرسلین محمد و آله و اصحابه اجمعین. اما بعد:

قال الله تبارک و تعالی: یایھاالرسول لایحزنک الذین یسارعون فی الکفرمن الذین قالوا امنا بافواھھم ولم تومن قلوبھم ومن الذین ھادوا سمعون للکذب سمعون لقوم اخرین لم یاتوک. وان عاقبتم فعاقبوابمثل ماعوقبتم به ولئن صبرتم لھوخیر للصبرین واصبروما صبرک الاباللہ ولاتحزن علیھم ولاتک فی ضیق مما یمکرون ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون .صدق اللہ العظیم

بزرگانِ محترم!

حضور ﷺ کو مکہ کے مشرکین، مدینہ کے یہود ونصاری اور منافقین کی جانب سے جب بھی ایذائیں اور تکلیفیں دی گئیں اور آپؐ کے ساتھ ان سب کا رویہ جب بھی غم والم کا ذریعہ بنتا رہا اللہ تعالی نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے غم والم کے مواقع پر اپنے آفاقی کلام کے ذریعہ تسلی دی ہے، قرآن مجید میں ایسی تقریباً تیس آیتیں ہیں جن آیتوں کے ذریعہ اللہ رب العزت نے آپؐ کو تسلی دی گئی۔ تو آیئے قرآن کریم کی روشنی میں سیرت طیبہ کے متعدد پہلوؤں پر پچھلے کئی جمعہ سے چل رہے سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اس جمعہ ان آیتوں پر روشنی ڈالتے ہیں۔

پیغمبر! آپ غم نہ کیجئے

ولقداتینک سبعا من المثانی والقرآن العظیم لاتمدن عینیک الی مامتعنا به ازواجا منھم ولا تحزن علیھم واخفض جناحک للمؤمنین. (۸۸ الحجر)

اور ہم نے آپ کو سات آیتیں دیں جو نماز میں مکرر پڑھی جاتی ہیں اور وہ قرآن عظیم دیا، اور آپؐ اپنی آنکھ اٹھا کر بھی اس چیز کو نہ دیکھیئے جو کہ ہم نے مختلف قسم کے کافروں کو برتنے کیلئے دے رکھی ہیں اور ان پر کچھ غم نہ کیجئے اور مسلمانوں پر شفقت رکھیے۔

ان دو آیتوں کے ذریعہ آپؐ کو اس حقیقت سے باخبر کیا گیا ہے کہ پیغمبر! آپ یہ مت دیکھیے کہ آپ کے دشمن آپ کے ساتھ کیا برتاو کرتے ہیں بلکہ آپؐ اپنی نگاہیں اس جانب مبذول فرمایئے کہ ہمارا معاملہ آپؐ کے ساتھ کیسا ہے؟ ہماری طرف سے آپ کے ساتھ کس قدر لطف وعنایتیں اور مہربانیاں ہیں یہ کافر لوگ چاہے آپ کی ناقدری کریں مگر ہم تو آپ کے قدردان ہیں، یہ دیکھیے نا! کہ ہم نے کس قدر بڑی اور بھاری نعمت آپکو دی کہ سورۃ فاتحہ کی سات آیتیں ہم نے آپکو دی ہیں یہ وہ آیتیں ہیں کہ آپکی امت کا ہر مسلمان جب بھی نماز پڑھے گا تو ہر نماز کی ہر رکعت میں ان آیات کو پڑھے گا بار بار ان آیتوں کو پڑھے گا ہم نے ایسی بھاری نعمت آپ کو دی ہے کہ اس میں اسلام کے سارے اصول سما گئے ہیں، ہم نے آپ کو ام القرآن (قرآن کی ماں) دی ہے، آپ لوگوں کے سلوک اور ظالمانہ رویہ پر نگاہ مت ڈالیے ان ظالموں کی مخالفت اور سرکشی کی طرف توجہ مت کیجئے آپ ہماری طرف دیکھیئے آپ کے دل کو سکون ملے گا اور سرور واطمینان بھی آپ کو نصیب ہوگا۔

آپ کے مقابلہ میں ہم نے ان کافروں کو جو چیزیں اور زندگی کا سامان اور مال ودولت دے رکھی ہے اس کی کوئی قدر وقیمت ہمارے پاس نہیں ہے، آپ کو جو چیز ہم نے دی ہے اس کے مقابلہ میں ان کو دی ہوئی چیز کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہے، آپ اپنی نگاہیں اٹھا کر بھی اُس چیز کو نہ دیکھیے جو ہم نے ان کافروں مجوسیوں، یہودیوں اور نصاری کو دے رکھی ہیں۔

پیغمبر! ہم نے باقی رہنے والی چیز آپ کو دی ہے اور فنا ہونے والی چیز ان کو دے رکھی ہے اس لئے آپؐ اس طرف توجہ نہ دیجئے اور ان کافروں کے کفر وشرک اور خلاف ورزی کی فکر میں نہ پڑیئے آپ کیوں ان کا غم کرتے ہیں ان **علیک الاالبلغ** آپ کا کام تو صاف پہنچادینا ہے آپ نے اپنا کام کردیا اگر وہ اس کے باوجود بھی اپنے کفر

پر قائم ہیں تو وہ اپنا نقصان کر رہے ہیں اس میں آپ کا کیا نقصان ہے، آپ مسلمانوں پر شفقت کرتے رہیں۔ معلوم یہ ہوا کہ جہاں جہاں آپ کو قلبی تکلیف ہوئی اور آپؐ حزن وملال کی کیفیت سے دوچار ہوئے رب ذوالجلال نے آپ کو تسلی دی کس قدر خوش نصیب ہیں وہ پیغمبر جن کو بالراست رب کائنات نے تسلی دی ہے۔

سامعین کرام!

اللہ رب العزت والجلال نے اپنے حبیب کو ایک موقع تسلی دیتے ہوئے صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

پیغمبر! آپ صبر کیجئے

وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ماعوقبتم به ولئن صبرتم لهو خير للصبرين واصبروما صبرک الابالله ولاتحزن عليهم ولاتک فی ضيق مما يمکرون ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون .

پس اگر بدلہ لینے لگو تو اتنا ہی بدلہ لو جتنا تمہارے ساتھ برتاو کیا گیا ہے اور اگر صبر کرو تو وہ صبر کرنے والوں کے حق میں بہت ہی اچھی بات ہے اور آپؐ صبر کیجئے اور آپ کا صبر کرنا خدا ہی کی توفیق خاص سے ہے پر غم نہ کیجئے اور جو کچھ یہ تدبیریں کیا کرتے ہیں اس سے تنگدل نہ ہوں اللہ تعالی ایسے لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو پرہیزگار رہوتے ہیں اور نیک کردار ہوتے ہیں۔

جنگ احد کے موقع پر ایک طرف ستر صحابۂ کرام کی شہادت ہوئی دوسری طرف حضرت حمزہؓ کو قتل کر کے بڑی بے دردی کے ساتھ مثلہ کیا گیا آپؓ کے کان، ناک وغیرہ کاٹ دیئے گئے پیٹ چاک کیا گیا، اور تیسرا یہ کہ خود آپؐ زخمی ہوئے آپؐ کے دندان مبارک شہید ہوئے، ان حالات میں آپ کو کس قدر تکلیف ہوئی ہوگی اس کا اندازہ ہر سلیم الطبع شخص کر سکتا ہے، ان تمام میں سب سے بڑا غم آپ کو آپؐ کے چچا حضرت حمزہ کی شہادت کا تھا، آپؐ نے اس منظر کو دیکھ کر سخت صدمہ کی حالت میں فرمایا تھا کہ میں حمزہؓ کے بدلہ میں مشرکین کے ستر آدمیوں کو اسی طرح مثلہ کروں گا جیسا انہوں نے حمزہؓ کے ساتھ کیا۔ اس وقت یہ مذکورہ آیتیں نازل ہوئیں اس پر آپ کو متنبہ فرمایا گیا کہ پیغمبر! آپ کو بدلہ لینے کا حق تو ہے مگر اسی مقدار اور پیمانہ پر حق ہے جس مقدار کا ظلم کیا گیا ہے ایک آدمی یا چند آدمیوں کے قتل کا بدلہ ستر آدمیوں سے لینا درست نہیں۔ آپ کو بدلہ لینے کی اجازت تو ہے لیکن آپ مجرموں کو معاف ہی کر دیں اور ان پر احسان کر دیں تو زیادہ بہتر ہے، ان آیات کے نازل ہونے کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ اب ہم صبر ہی کریں گے کسی ایک سے بھی بدلہ نہیں لیں گے، آپ کو حکم دیا گیا کہ آپ صبر کیجئے اور یہ بھی یاد رکھیئے کہ آپ اگر صبر بھی کرینگے تو یہ صبر اللہ کی مدد سے ہوگا اور جو کچھ کہ ہوا آپ اس پر غم نہ کیجئے اور یہ یاد رکھیئے کہ اگر کافروں کے ساتھ زیادہ سپاہی ہیں، ان کی جمعیت زیادہ ہے ان کی مادی طاقت زیادہ ہے ان کے پاس جنگی ساز وسامان زیادہ ہے تو آپ یہ بات ذہن میں رکھیئے کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں ہمارا قانون یہ ہے کہ ہم نیکوکاروں اور متقیوں کے ساتھ ہوتے ہیں، جب ہم آپ کے ساتھ ہیں تو پھر فکر کس بات کی؟

حاضرین کرام!

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کی خاطر جو مشقتیں برداشت کیں رہتی دنیا تک کے لیے کوئی اس کی مثال پیش نہیں کر سکتا، آپ کو ستانے والوں میں صرف مکہ کے مشرکین وکفار ہی نہیں تھے؛ بلکہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے والے منافقین اور مسلمانوں کے ازلی دشمن یہود ونصاری نے بھی آپ کو طرح طرح کی ایذائیں پہنچائیں۔ اس پر بھی خداوند قدوس نے آپ تسلی دی

پیغمبر! منافقوں اور یہودیوں کی ایذارسانی کی وجہ سے غم نہ کیجیے

يايها الرسول لايحزنک الذين يسارعون فی الکفر من الذين قالوا امنا بافواههم ولم تومن قلوبهم ومن الذين هادوا سمعون للکذب سمعون لقوم اخرين لم ياتوک. (۴۱/المائدہ)

اے رسول! آپ غم نہ کیجئے ان کا جو دوڑ کر گرتے ہیں کفر میں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اپنے منہ سے اور ان کے دل مسلمان نہیں اور وہ جو یہودی ہیں جاسوسی کرتے ہیں جھوٹ بولنے کیلئے وہ جاسوس ہیں دوسری جماعت کے جو آپ تک نہیں آئی۔

جب نبی کریمؐ مدینہ منورہ تشریف لائے اور شریعت اسلام کا عجیب وغریب نظام یہودیوں کے سامنے آیا جس میں سہولت اور آسانی کی بڑی رعایتیں بھی تھیں اور جرائم کی روک تھام کیلئے سزاوں کا ایک معقول انتظام بھی تھا اس وقت ان لوگوں کو جو تورات کی سخت سزاوں کو بدل کر آسان کر لیا کرتے تھے یہ موقع بھی ہاتھ آیا کہ ایسے معاملات میں رسول کریمؐ کو حکم بنا دیں تا کہ آپ کی شریعت کے آسان اور نرم احکام سے فائدہ بھی اٹھالیں اور تورات کی تحریف کے مجرم بھی نہ بنیں مگر اس میں بھی ان یہودیوں کی یہ شرارت رہتی تھی کہ آپ کو باقاعدہ حکم بنانے سے پہلے کسی ذریعہ سے اپنے معاملہ کا حکم بطور فتوی کے معلوم کر لیں پھر آپؐ کا یہ حکم اگر اپنی خواہشات کے موافق ہو تو حکم بنا کر فیصلہ کر الیں ورنہ چھوڑ دیں ظاہر ہے یہودیوں کی مفاد پرستی کی اس صورت میں نبی کریمؐ کی گستاخی تھی اور آپ کو اس سے ایذا پہنچتی تھی اسلئے ان آیات کے ذریعہ آپ کو ان منافقین اور یہود کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں پر غمگین نہ ہونے کا حکم دیا گیا اور ایک طرح آپ کو تسلی دی گئی۔

منافقوں کے نامناسب رویہ پر آپ ﷺ کو تسلی

ان تصبک حسنة تسؤھم وان تصبک مصیبة یقولوا قد اخذنا امرنا من قبل ویتولو وھم فرحون.قل لن یصیبنا الاما کتب الله لنا ھو مولنا وعلی الله فلیتوکل المومنون.(۵۱ التوبة)

اگر آپ کو کوئی اچھی حالت پیش آتی ہے تو وہ ان کیلئے موجب غم ہوتی ہے اور اگر آپ پر کوئی حادثہ آپڑتا ہے تو خوش ہوکر کہتے ہیں کہ ہم نے تو پہلے سے اپنا احتیاط کا پہلو اختیار کرلیا تھا کہ ان کے ساتھ لڑائی وغیرہ میں نہیں گئے اور یہ کہہ کر وہ خوش ہوتے چلے جاتے ہیں آپ فرمادیجئے ایک تو یہ کہ ہم پر کوئی حادثہ نہیں پڑسکتا مگر وہی جو اللہ تعالی نے ہمارے لئے مقدر فرمایا ہے وہ ہمارا مالک ہے اور سب مسلمانوں کو اپنے کام اللہ کے سپرد رکھنے چاہئیں۔

منافقوں کی حالت یہ تھی کہ وہ دل سے مومن نہ ہونے کی وجہ سے حضورؐ کی حقیقی محبت اور عظمت سے محروم تھے اس لئے ان کے دل میں حضورؐ سے زیادہ ان کی جانوں کی فکر تھی ،حضورؐ سے اندرونی دشمنی کی حالت یہ تھی کہ جب آپؐ کو کوئی بھلائی پہنچتی تو بجائے خوش ہونے کے غمزدہ ہوتے تھے اور جب کوئی آپؐ کو تکلیف پہنچتی تو بجائے غم زدہ ہونے کے خوش ہوتے تھے اور اپنے آپ کے اس مصیبت اور تکلیف سے بچنے پر اطمینان کا اظہار کرتے تھے گویا اپنے آپ کو شاباشی دے رہے ہوں، ظاہر ہے کہ منافقوں کا یہ طریقہ آپؐ کیلئے تکلیف وایذا کا باعث تھا منافقین کا یہ طرز آپؐ کی دل شکنی کا ذریعہ تھا اللہ تعالی نے نبی کریمؐ کو ایسے ماحول میں یوں تسلی دی کہ پیغمبر! آپ ان منافقین سے یہ کہہ دیجئے کہ جو کچھ مصیبت ہمیں پہنچتی ہے وہ اللہ کے فیصلہ کی وجہ سے ہی پہنچتی ہے جس نے ہمارے مقدر میں تکلیف اور مصیبت لکھی ہے وہی ہمارا مولی اور آقا ہے وہ اگر تکلیف دینے پر قادر ہے تو تکلیف کو دور کرنے کی بھی طاقت رکھتا ہے، تم منافق ہو تمہاری نظریں اور تمہارا یقین اس ذات پر نہیں ہوتا جس ذات پر ہمیں یقین اور بھروسہ ہوتا ہے ہمارا ایمان ہمیں اللہ تعالی پر توکل کرنے کا درس دیتا ہے۔

پیغمبر! ہمیں آپ کا غم معلوم ہے

ولایحزنک الذین یسارعون فی الکفر انھم لن یضروا الله شیئا یرید الله ان لایجعل لھم حظافی الآخرة ولھم عذاب عظیم(۱۷۶/آل عمران)

اور آپ کیلئے وہ لوگ موجب غم نہ ہونے چاہئیں جو جلدی سے کفر کی باتوں میں جاپڑتے ہیں جیسے منافقین کہ ذرا مسلمانوں کا پلہ ہلکا نظر آیا تو کھلم کھلا کفر کی باتیں کرنے لگتے ہیں یقیناً وہ لوگ اللہ تعالی کے دین کو ذرہ برابر بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے اس لئے آپ کو یہ غم تو ہونا نہیں چاہیے کہ ان کی حرکتوں سے اللہ کے دین کو ضرر پہنچ جائے گا اور اگر آپ کو خود ان کا غم ہو کہ یہ بدنصیب کیوں جہنم کی طرف جارہے ہیں تو بھی آپ غم نہ کریں کیونکہ اللہ تعالی کو یہ منظور ہے کہ آخرت میں ان کو کوئی حصہ نہ دے اور ان لوگوں کو سزائے عظیم بھی ہوگی۔

اس آیت میں بھی حضورؐ کو اس بات کی تسلی دی گئی ہے کہ آپ کافروں کے کفر اور ان کی شرارتوں سے غمگین نہ ہوں، اگر یہ کفار کفر کررہے ہیں تو اپنا نقصان آپ کررہے ہیں اس میں آپ کا کوئی نقصان نہیں اور ان کے کفر کی وجہ سے اللہ تعالی کا بھی کچھ بگڑنے والا نہیں ہے، اگر یہ کافر کفر میں مبتلا ہیں تو اس کی سزا ان کو دنیا میں بھی ملے گی اور آخرت میں بھی۔ آپ کا کام بس کافروں تک دین حق پہنچادینا ہے پھر آپ کی ذمہ داری ختم ہے۔ سورۂ مائدہ کی آیت نمبر ۳۳ میں بھی اللہ تعالی نے اسی قسم کی تسلی آپ کو دی ہے **قدنعلم انه لیحزنک الذی یقولون فانھم لایکذبونک ولکن الظلمین بایت الله یجحدون**. ہم خوب جانتے ہیں کہ آپ کو ان کفار کے اقوال مغموم کرتے ہیں سو آپ غم میں نہ پڑیئے بلکہ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کیجئے کیونکہ یہ لوگ براہ راست آپ کو جھوٹا نہیں کہتے لیکن یہ ظالم تو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں آپ کو یہاں اس طرح بھی تسلی دی گئی کہ پیغمبر! اس دنیا میں صرف آپ ہی کو جھٹلایا نہیں گیا بلکہ آپ سے پہلے کے تمام پیغمبروں کو بھی جھٹلایا گیا جس پر انہوں نے صبر کیا، اس لئے آپ بھی صبر کیجئے جس طرح پچھلے انبیاء نے صبر کیا تو ہم نے اپنی مدد بھیجی اگر آپ بھی صبر کریں گے تو ہماری مدد آپ پر بھی بھیجی جائے گی۔ اس آیت کے ذریعہ آپ کو پراثر تسلی دی گئی ہے۔

بزرگو اور دوستو!

وہ پیغمبر جو اس دنیا میں معلم وداعی الی اللہ بن کر آئے، مبلغ اور ناصح بن کر آئے وہ پیغمبر جو علم وحکمت کا خزانہ لے آئے، وہ پیغمبر جن کی حکمت ودانائی کے سامنے دنیا کے سارے عقلاء وحکماء حیران وششدر رہیں ایسی مقدس ذات گرامی کے بارے کو لوگوں نے مجنون کہنے سے پیچھے نہیں ہٹے تو اللہ رب العزت نے اس پر تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

آپ ﷺ مجنون نہیں بلکہ نذیر ہیں

اولم یتفکروا مابصاحبھم من جنة ان ھو الانذیر مبین.(۱۸۴ الاعراف)

کیا ان لوگوں نے اس بات میں غور نہ کیا کہ ان کا جس سے سابقہ ہے ان کو ذرا بھی جنون نہیں وہ تو صرف ایک صاف صاف عذاب سے ڈرانے والے ہیں۔

حضورؐ کی یہ امتیازی شان رہی کہ آپ کو مکہ کے کفار ایذائیں دیتے تھے اور رب ذوالجلال کی طرف سے ان ایذاوں کا دفاع ہوتا تھا حضورؐ پر مجنون، شاعر، جادوگر اور کاہل ہونے کا الزام مکہ کے کافر لگاتے تھے اور جواب رب ذوالجلال کی طرف سے دیا جاتا تھا اعتراض زمین والوں نے آپؐ پر کیا اور جواب آسمان وزمین کے مالک نے دیا۔ اس آیت میں ان لوگوں کے اس قول کی تردید کی گئی ہے جنہوں نے آپ کو مجنون کہا آپ کو مجنون کہنے والے مجنونوں کو رب

ذوالجلال نے دعوت فکر دی اور کہا کہ یہ کیوں سوچتے نہیں کہ جس مقدس ہستی کے بارے میں وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ مجنون ہیں وہ غور کیوں نہیں کرتے؟ کیوں سوچ بچار کرتے ہوئے کسی اچھے نتیجہ پر نہیں پہنچتے؟ ان کے پاس اس الزام کی کیا دلیل ہے کہ آپ مجنون ہیں جبکہ آپ روز وشب ہوش وحواس کے ساتھ وہ کام کررہے ہیں جس کام کو بڑے سے بڑا عقلمند اور دانا سمجھا جانے والا بھی نہ کرسکا۔ ام یقولون به جنة بل جاء هم بالحق واكثرهم للحق كرهون. یہ لوگ آپ کی نسبت جنون کے قائل ہیں بلکہ یہ رسول ان کے پاس حق بات لے کر آئے ہیں اور ان میں اکثر لوگ حق بات سے نفرت کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو اپنی زبان سے حق بات کہتا ہے وہ مجنون کیسے ہوسکتا ہے مجنون تو وہ ہیں جو حق کو حق نہیں سمجھتے اور انکار کرتے ہیں۔

آپ ﷺ نہ شاعر ہیں نہ مجنون نہ کاہن

فذكر فماانت بنعمة ربک بكاهن ولامجنون ام يقولون شاعر نتربص به ريب المنون قل تربصوا فاني معكم من المتربصين.

تو آپ سمجھاتے رہیے کیونکہ آپ بفضلہٖ تعالیٰ نہ تو کاہل ہیں اور نہ مجنون ہیں ہاں! کیا یہ لوگ آپ کی نسبت یوں کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہیں ہم ان کے بارے میں حادثۂ موت کا انتظار کررہے ہیں آپ فرمادیجئے کہ تم منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔

نٓ والقلم وما يسطرون ماانت بنعمة ربک بمجنون وان لک لاجرا غير ممنون.وانک لعلى خلق عظيم فستبصر ويبصرون بايكم المفتون.(۴ القلم)

ن قسم ہے قلم کی اور قسم ہے ان (فرشتوں) کے لکھنے کی کہ آپ اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ہیں اور بے شک آپ کیلئے ایسا اجر ہے جو ختم ہونے والا نہیں اور بے شک آپ اخلاق حسنہ کے اعلیٰ پیمانے پر ہیں، عنقریب آپ بھی دیکھ لیں گے اور یہ لوگ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں سے کس کو جنون تھا۔

وماصاحبكم بمجنون. (۲۲ التكوير) یہ تمہارے ساتھ رہنے والے مجنون نہیں ہیں۔

ہم نے یہاں تین آیتیں نقل کی ہیں جن تینوں آیتوں میں مشترکہ طور پر اس بات کی نفی کی گئی ہے کہ حضور مجنون نہیں ہیں جیسا کہ مکہ کے کافروں نے آپؐ پر الزام عائد کیا اور مذکورہ پہلی آیت میں اس کے علاوہ اور دو الزامات کا بھی جواب دیا گیا ہے کفار آپ کو کبھی کاہن کہتے ہیں کبھی شاعر اور کبھی ساحر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان تمام الزامات کی نفی فرمائی ہے مذکورہ پہلی آیت میں آپ کا کاہن، مجنون اور شاعر نہ ہونا بتلایا گیا دوسری آیات میں آپؐ کے ساحر جادوگر ہونے کی بھی نفی کی گئی ہے۔ اس طرح رسولِ رحمت ﷺ کو تسلی دی گئی ہے۔

آپ ﷺ کی حفاظت کیلئے اللہ کافی ہے

واذيمكربک الذين كفروا ليثبتوک اويقتلوک اويخرجوک و يمكرون ويمكرالله والله خيرالماكرين. (۳۰ الانفال)

اس واقعہ کا بھی ذکر کیجئے جب کہ کافر لوگ آپ کی نسبت بری بری تدبیریں سوچ رہے تھے کہ آپکو قید کرلیں یا آپکو قتل کرڈالیں یا آپ کو خارج وطن کردیں اور وہ تو اپنی تدبیریں کررہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر ان تدبیروں کو دفع کرنے کیلئے کررہے تھے اور سب سے زیادہ مستحکم تدبیر والا اللہ ہے۔

جب مدینہ طیبہ سے آنے والے انصار کا مسلمان ہوجانا مکہ میں مشہور ہوا تو قریش مکہ کو یہ فکر دامنگیر ہوگئی کہ اب تک تو ان کا معاملہ صرف مکہ میں دائر تھا جہاں ہر طرح کی قوت ہمارے ہاتھ میں ہے اور اب جب کہ مدینہ میں اسلام پھیلنے لگا اور بہت سے صحابہ کرام ہجرت کرکے مدینہ طیبہ پہنچ گئے تو اب ان کا ایک مرکز مدینہ طیبہ قائم ہوگیا جہاں یہ ہر طرح کی قوت ہمارے خلاف جمع کرسکتے ہیں اور پھر ہم پر حملہ آور ہوسکتے ہیں، اور ان کو یہ بھی احساس ہوگیا کہ اب تک تو کچھ صحابہ کرام ہی ہجرت کرکے مدینہ طیبہ پہنچے ہیں اب یہ بھی قوی امکان ہے کہ محمد ﷺ بھی وہاں چلے جائیں گے اس لئے رؤساء مکہ نے مشورہ کیلئے دارالندوہ میں ایک خاص مجلس طلب کی۔ دارالندوہ مسجد حرام کے متصل قصی بن کلاب کا مکان تھا جس کو ان لوگوں نے قومی مسائل میں مشورہ اور مجلس کرنے کیلئے مخصوص کررکھا تھا اور زمانہ اسلام میں اس کو مسجد حرام میں داخل کرلیا گیا ہے۔ حسب عادت اس اہم مشورہ کیلئے قریشی سرداروں کا اجتماع دارالندوہ میں ہوا جس میں ابوجہل۔ نضر بن حارث، عتبہ، شیبہ، امیہ بن خلف۔ ابوسفیان وغیرہ قریش کے تمام نمایاں اشخاص شامل ہوئے اور رسول کریمؐ اور اسلام کی بڑھتی ہوئی قوت کے مقابلہ کی تدبیریں زیرغور آئیں۔ ابھی مشورہ کی مجلس شروع ہی ہوئی تھی کہ ابلیس لعین ایک سن رسیدہ عربی شیخ کی صورت میں دارالندوہ کے دروازہ پر آ کھڑا ہوا۔ لوگوں نے پوچھا کہ تم کون ہو کیوں آئے ہو۔ بتلایا کہ میں نجد کا باشندہ ہوں مجھے معلوم ہوا کہ آپ لوگ ایک اہم مشورہ کررہے ہیں تو قومی ہمدردی کے پیش نظر میں بھی حاضر ہوگیا کہ ممکن ہے میں کوئی مفید مشورہ دے سکوں۔ یہ سن کر اس کو اندر بلالیا گیا اور مشورہ شروع ہوا تو بیہقی کی روایت کے مطابق ابوالبختری ابن ہشام نے یہ مشورہ پیش کیا کہ ان کو یعنی آنحضرت ﷺ کو آہنی زنجیروں میں قید کرکے مکان کا دروازہ بند کردیا جائے اور چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ معاذاللہ وہ آپ اپنی موت مرجائیں، یہ سن کر شیخ نجدی ابلیس لعین نے کہا کہ یہ رائے صحیح نہیں۔ کیونکہ اگر تم نے ایسا کیا تو معاملہ چھپے گا نہیں بلکہ اس کی شہرت دور دور پہنچ جائے گی اور ان کے صحابہ اور رفقاء کے فدائیانہ کارنامے تمہارے سامنے ہیں بہت ممکن ہے کہ یہ لوگ جمع ہوکر تم پر حملہ کردیں اور اپنے قیدی کو تم سے چھڑالیں گے۔ سب طرف سے آوازیں اٹھیں کہ شیخ نجدی کی بات صحیح ہے اس کے بعد ابوالاسود نے یہ رائے پیش کی کہ ان کو مکہ سے نکال دیا جائے یہ باہر جاکر جو چاہیں کرتے رہیں ہمارا شہر ان کے فساد سے مامون ہوجائے گا، اور ہمیں کچھ جنگ وجدال بھی کرنا نہ پڑے گا۔ شیخ نجدی یہ سن کر پھر بولا کہ یہ رائے بھی صحیح نہیں، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ وہ کیسے شیریں کلام آدمی ہیں لوگ ان کا کلام سن کر مفتون اور مسحور ہوجاتے ہیں۔ اگر ان کو اس طرح آزاد چھوڑ دیا گیا تو بہت جلد

اپنی طاقتور جماعت بنالیں گے اور تم پر حملہ کر کے شکست دے دیں گے۔ اب ابوجہل بولا کہ جو کرنے کا کام ہے تم میں سے کسی نے نہیں سمجھا۔ میری سمجھ میں ایک بات آئی ہے وہ یہ کہ ہم عرب کے سب قبیلوں میں سے ہر قبیلہ کا ایک نوجوان لے لیں اور ہر ایک کو عمدہ کام کرنے والی تلوار دے دیں۔ یہ سب لوگ یکبارگی ان پر حملہ کر کے قتل کر دیں۔ ہم ان کے فساد سے تو اس طرح نجات حاصل کرلیں۔ اب رہا ان کے قبیلہ بنوعبدمناف کا مطالبہ جوان کے قتل کے سبب ہم پر عائد ہوگا سو ایسی صورت میں جب کہ قتل کسی ایک نے نہیں بلکہ ہر قبیلہ کے ایک ایک شخص نے کیا ہے تو قصاص یعنی جان کے بدلے لینے کا مطالبہ تو باقی نہیں رہ سکتا۔ صرف خونبہا یا دیت کے مال کا مطالبہ رہ جائے گا وہ ہم سب قبیلوں سے جمع کر کے ان کو دے دیں گے اور بے فکر ہو جائیں گے۔ شیخ نجدی ابلیس لعین نے یہ سن کر کہا کہ بس رائے یہی ہے اور اس کے سوا کوئی چیز کارگر نہیں۔ پوری مجلس نے اسی کے حق میں رائے دے دی اور آج ہی رات میں اپنا یہ ناپاک عزم پورا کرنے کا تہیہ کرلیا گیا۔ مگر انبیاء علیہم السلام کی غیبی طاقت کو یہ جاہل کیا سمجھ سکتے تھے۔ جبرئیل امین نے ان کے دارالمشورہ کی ساری کیفیت سے رسول اللہ ﷺ کو باخبر کر کے یہ تدبیر بتلائی کہ آج رات آپ اپنے بستر پر آرام نہ کریں اور بتلایا کہ اب اللہ تعالی نے آپ کو مکہ سے ہجرت کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ ادھر مشورہ کے مطابق شام ہی سے قریشی نوجوانوں نے سرورِ دوعالم ﷺ کے مکان کا محاصرہ کرلیا۔ رسول کریم ﷺ نے یہ دیکھا تو حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو حکم دیا کہ آج کی رات وہ آنحضرت ﷺ کے بستر پر آرام کریں اور یہ خوشخبری سنادی کہ اگر چہ بظاہر اس میں آپ کی جان کا خطرہ ہے مگر دشمن آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ حضرت علی مرتضیٰؓ نے اس کام کیلئے اپنے آپ کو پیش کر دیا اور آپ کے بستر پر لیٹ گئے مگر اب مشکل یہ درپیش تھی کہ آنحضرت ﷺ اس محاصرہ سے کیسے نکلیں؟ اس مشکل کو اللہ تعالی نے ایک معجزہ کے ذریعہ حل کیا وہ یہ کہ بامرالٰہی رسول اللہ ﷺ ایک مٹھی میں مٹی بھر کر باہر تشریف لائے اور محاصرہ کرنے والے جو کچھ آپ کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے اس کا جواب دیا مگر اللہ تعالی نے ان کی نظروں اور فکروں کو آپ کی طرف سے پھیر دیا کہ کسی نے آپ کو نہ دیکھا حالانکہ آپ ان میں سے ہر ایک کے سر پر خاک ڈالتے ہوئے چلے گئے۔ آپ کے تشریف لے جانے کے بعد کسی آنے والے نے ان لوگوں سے پوچھا کہ یہاں کیوں کھڑے ہو تو انہوں نے بتلایا کہ محمد ﷺ کے انتظار میں۔ اس نے کہا کہ تم کس خام خیالی میں ہو وہ تو یہاں سے نکل کر جا بھی چکے ہیں اور تم میں سے ہر ایک کے سر پر خاک ڈالتے ہوئے گئے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنے اپنے سروں پر ہاتھ رکھا تو اس کی تصدیق ہوئی کہ ہر ایک کے سر پر مٹی پڑی ہوئی تھی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپ کے بستر پر لیٹے ہوئے تھے مگر محاصرہ کرنے والوں نے ان کے کروٹیں بدلنے سے پہچان لیا کہ یہ محمد ﷺ نہیں اس لئے قتل پر اقدام نہیں کیا۔ صبح تک محاصرہ کرنے کے بعد یہ لوگ خائب و خاسر ہو کر واپس ہو گئے۔

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے نبی کریمؐ کی ایسی غیبی مدد فرمائی کہ جس غیبی مدد سے کافروں کی ساری تدبیریں ناکام ہوگئیں، کافروں اور یہودیوں نے الگ الگ موقعوں پر آپؐ کو قتل کرنے کی تدبیریں کیں مگر دونوں کی تدبیروں کو اللہ تعالی نے ناکام بنا دیا۔ سورۂ انفال کی آیت نمبر ۶۲ میں اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو اس طرح تسلی دی کہ وان یریدوا ان یخدعوک فان حسبک الله هو الذی ایدک بنصره و بالمومنین. وہ لوگ آپ کو دھوکا دینا چاہیں تو اللہ تعالی آپ کی مدد اور حفاظت کرنے کیلئے کافی ہیں وہ وہی ہے جس نے آپ کو اپنی غیبی امداد یعنی ملائکہ سے اور ظاہری امداد یعنی مسلمانوں سے قوت دی۔ اللہ تعالی نے اسی سورۂ انفال کی آیت نمبر ۶۴ میں آپؐ سے خطاب کرتے ہوئے یوں تسلی دی کہ یایها النبی حسبک الله و من اتبعک من المومنین اے نبی! آپ کیلئے اللہ کافی ہے اور جن مومنین نے آپ کا اتباع کیا وہ کافی ہیں۔ جس نبی کی حفاظت کیلئے رب کائنات ذمہ دار ہو جائے اس کو دنیا کی کونسی طاقت مٹا سکتی ہے۔ جس کا حامی ہو خدا اس کو مٹا سکتا ہے کون؟

پیغمبر! آپ کے رب نے آپ کو نہیں چھوڑا ہے

والضحیٰ. واللیل اذاسجیٰ ماودعک ربک وماقلی.

قسم ہے دن کی روشنی کی اور رات کی جب کہ وہ قرار پکڑے کہ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا اور نہ آپ سے بیزار ہوا۔

یہ آیتیں اس وقت نازل ہوئیں جیسا کہ بخاری و مسلم نے حضرت جندب بن عبداللہؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریمؐ کی ایک انگلی زخمی ہوگئی اس سے خون جاری ہوا تو آپؐ نے فرمایا تو ایک انگلی ہی تو ہے جو خود آلودہ ہوگئی اور جو کچھ تکلیف تجھے پہنچی وہ اللہ کی راہ میں ہے اس لئے غم کی کیا بات ہے، حضرت جندبؓ نے یہ واقعہ نقل کر کے فرمایا کہ اس واقعہ کے بعد کچھ روز جبرائیل امینؑ کوئی وحی لے کر نہ آئے تو مشرکین مکہ نے یہ طعنہ دینا شروع کیا کہ محمد کو ان کے خدا نے چھوڑ دیا اور ناراض ہوگیا، یہ عورت جس نے یہ طعنہ دیا ابولہب کی بیوی ام جمیل تھی، ظاہر ہے کہ اس قسم کے طعنے آپؐ کیلئے باعث غم ہوئے اللہ تعالی نے آپؐ کو ان آیات سے تسلی دی اور دن کی روشنی اور رات کے قرار کی قسم کھا کر اللہ تعالی نے نبی رحمتؐ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ پیغمبر! آپ کے رب نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ ہی آپ کا رب آپ سے ناراض ہے۔

اللہ رب العزت ہمیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی توفیق نصیب فرمائے اور سچے جذبہ کے ساتھ آپ کی لائی ہوئی شریعت پر عمل پیرا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

سلسلہ جاری..........